باب-۶۸

حُسن سلوک

[وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا،(العنکبوت:۸)

[وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا،(الاحقاف:۱۵)]

حدیث ۵۵۷۴: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا، نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔ والدین سے حسن سلوک، اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اس سے آگے بھی اگر میں پوچھتا تو آپؐ ضرور بتلاتے۔ راوی: ابو عمرو شیبانیؒ۔

حدیث ۵۵۷۵: ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ حضورؐ نے فرمایا، تیری ماں۔ عرض کیا، پھر کون؟ فرمایا، تیری ماں۔ پھر کون؟ فرمایا، تیری ماں۔ پوچھا، پھر کون؟ فرمایا، تیرا باپ۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۵۷۶: ایک شخص نے نبی اکرمؐ سے سوال کیا کہ کیا میں جہاد کروں؟ حضورؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا تیرے والدین حیات ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ان دونوں میں جہاد کر (یعنی ان کی خدمت کر)۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۵۵۷۷: ارشادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے۔ کسی نے عرض کیا، یارسول اللہ! آدمی اپنے والدین پر کیسے لعنت کر سکتا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا، ایک آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے ماں اور باپ کو گالی دے گا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۵۵۷۸: (رسول مکرمؐ نے اس حدیث میں واسطے سے دعا مانگنے کے تعلق سے ایک طویل حکایت بیان فرمائی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۰۷۶۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۵۷۹: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ اللہ نے تم پر ماؤوں کی نافرمانی، حق داروں کو ان کا حق نہ دینا، اور بیٹیوں کو زندہ در گور کرنا حرام کیا ہے۔ اور تمھارے لیے قیل و قال، سوال کی زیادتی، اور مال کے ضائع کرنے کو مکروہ سمجھا ہے۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۵۵۸۰،۵۵۸۱: آنحضرتؐ نے فرمایا، کیا میں تمھیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اور فرمایا، اللہ کے ساتھ شریک کرنا، کسی جان کا ناحق قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور پھر فرمایا، جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا۔ اور پھر اس آخری بات کی تکرار فرماتے رہے۔ راویان: حضرت ابو بکرؓ، انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۵۸۲: میرے پاس میری ماں جو مسلمان نہیں ہوئی تھیں آئیں۔ تو میں نے آنحضورؐ سے پوچھا کہ کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے ان ہی لوگوں کے لیے فرمایا ہے، لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ، [یعنی اللہ تم کو ان لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں جنگ نہیں کرتے، (الممتحنہ: ۸)]۔ راوی: اسماء بنت ابو بکرؓ۔

حدیث ۵۵۸۳: ابو سفیان کہتے ہیں کہ مجھے ہر قل بادشاہ نے بلا کر رسول اللہ کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے بتایا "نبیؐ ہمیں نماز، صدقہ، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں"۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۵۵۸۴: (حضرت عمرؓ کو ریشمی حلہ کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا، اسے وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۷۶ اور حدیث ۲۴۳۸۔ راوی: حضرت عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۴۵۱)۔

حدیث ۵۵۸۵: آنحضورؐ سے کسی نے عرض کیا کہ ایسا عمل بتلائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ کی عبادت کر، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، نماز پڑھ، زکاۃ دے اور صلہ رحمی کر۔ راوی: ابو ایوبؓ۔

حدیث ۵۵۸۶: ارشادِ نبیؐ ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ راوی: جبیر بن مطعمؓ۔

حدیث ۵۵۸۷،۵۵۸۸: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۵۵۸۹: آنحضرتؐ نے فرمایا، اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا۔ اس کے بعد رشتہ داروں سے فرمایا، کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ میں اُس سے ملوں جو تجھ سے ملے، اور اُس سے قطع تعلق کروں جو تجھ سے قطع تعلق کرے۔ اور آپؐ نے فرمایا، تم قرآن کی یہ آیت پڑھو، فَهَلْ

عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ، [یعنی پس (اے منافقو!) تم سے توقع یہی ہے کہ اگر تم حکومت حاصل کر لو تو تم زمین میں فساد ہی برپا کرو گے، اور اپنے قرابتی رشتوں کو توڑ ڈالو گے، (محمد: ۲۲)]۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۵۹۰، ۵۵۹۱: ارشادِ نبویؐ ہے کہ رحم (رشتہ داری) رحمٰن سے ملی ہوئی شاخ ہے۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جو تجھ سے ملے میں اس سے ملتا ہوں، اور جو تجھ سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔ راویان: ابوہریرہؓ، حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۵۹۲: میں نے آنحضرتؐ کو بلند آواز سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آل ابی میرے دوست نہیں ہیں بلکہ میرے دوست تو اللہ کے نیک مومنین ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ رشتہ داری ہے اس لیے اس کے مطابق میں صلہ رحمی کرتا ہوں۔ راوی: عمرو بن العاصؓ۔

حدیث ۵۵۹۳: ارشادِ نبی ہے کہ بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ شخص ہے کہ جب اس سے ناطہ توڑا جائے تو وہ اس کو ملائے۔ راوی: سفیانؓ۔

حدیث ۵۵۹۴: میں نے آنحضورؐ سے عرض کیا کہ ان کے متعلق بتایئے جو ہم زمانۂ جاہلیت میں کیا کرتے تھے، یعنی صلہ رحمی، آزادی اور صدقہ وغیرہ۔ کیا مجھے ان چیزوں کا اجر ملے گا؟ نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ تُو ان پچھلی بھلائیوں ہی کے سبب تو مسلمان ہوا ہے۔ راوی: حکیم بن حزامؓ۔

حدیث ۵۵۹۵: (بچپن میں) میں اپنے والد کے ساتھ نبی مکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس وقت میں ازار و قمیص پہنے ہوئے تھی۔ آنحضرتؐ نے ان کپڑوں کو دیکھ کر فرمایا سنہ سنہ، (سنہ حبشی زبان میں عمدہ چیز کو کہتے ہیں)۔ پھر آپؐ نے تین بار فرمایا، یہ کپڑے پرانے ہوں اور پھٹ جائیں۔ اور پھر ہوا بھی وہی کہ وہ کپڑے بہت عرصے تک چلے۔ راوی: امّ خالد بنت سعیدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۴۳۲)۔

حدیث ۵۵۹۶: (حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ، دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ راوی: ابن ابی نعیمؓ۔

حدیث ۵۵۹۷: ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو ساتھ لے کر میرے پاس کچھ مانگنے کے لیے آئی۔ اُس وقت میرے پاس صرف ایک کھجور موجود تھا۔ وہ میں نے اسے دے دیا۔ اس نے اس کھجور کو اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دیا اور چلی گئی۔ آنحضورؐ آئے تو میں نے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا، جو شخص ان بچیوں کو کچھ بھی دے گا تو وہ چیزیں اس کے لیے جہنم کی آگ سے حجاب کا ذریعہ بنیں گی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۴۳۲)۔

حدیث ۵۵۹۸: میرے پاس نبی اکرمؐ تشریف لائے اس حال میں کہ امامہ بنت ابی العاصؓ آپؐ کے کندھوں پر سوار تھیں۔ آپؐ نے اسی حالت میں نماز پڑھی۔ جب رکوع کرتے تو اس کو اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔ راوی: ابو قتادہؓ۔

حدیث ۵۵۹۹: رسول مکرمؐ نے حسن بن علیؓ کا بوسہ لیا۔ آپؐ کے پاس اقرع بن حابسؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرعؓ نے کہا میرے پاس دس بچے ہیں لیکن میں نے کبھی اُن کا بوسہ نہیں لیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ جو شخص کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۵۶۰۰: ایک اعرابی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپؐ لوگوں کے بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، ہم تو نہیں دیتے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تمھارے دلوں سے اللہ نے رحمت کو کھینچ لیا ہے تو میں کیا کروں! راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۶۰۱: نبی مکرمؐ کے پاس چند قیدی لائے گئے۔ ان قیدیوں میں ایک عورت بھی قیدی تھی، جس کی چھاتی دودھ سے بھری ہوئی تھی۔ وہ جس بچے کو قید میں پاتی اسے پکڑ کر اپنی چھاتی سے چمٹا لیتی اور اس کو دودھ پلاتی۔ حضورؐ نے ہم لوگوں سے پوچھا کہ کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا، جی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ راوی: حضرت عمرؓ۔

حدیث ۵۶۰۲: ارشادِ نبیؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ زمین پر اتارا۔ مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے وہ اسی ایک حصہ کی وجہ سے ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۵۶۰۳: میں نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ پوچھا، پھر کون سا؟ حضورؐ نے فرمایا کہ تُو اپنے بچے کو کھانا کھلانے کے خوف سے قتل کردے۔ پوچھا، پھر کون سا؟ حضورؐ نے فرمایا، اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔ یہی بات قرآن نے بھی کی ہے کہ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ،(الفرقان:۶۸)۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۵۶۰۴: حضورؐ نے ایک بچے کو اپنی گود میں تحنیک کے لیے رکھا۔ اس نے آپؐ پر پیشاب کردیا تو آپؐ نے پانی منگوا کر بہادیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۶۰۵: مجھے نبی مکرمؐ پکڑتے تھے اور اپنے ایک زانو پر مجھ کو بٹھاتے اور دوسرے زانو پر حسنؓ کو بٹھاتے تھے۔ پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے، "اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرما۔ اس لیے کہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں"۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

حدیث ۵۶۰۶: مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہ آتا جتنا خدیجہؓ پر، جو میرے نکاح سے تین سال پہلے وفات پا گئی تھیں۔ رشک اس لیے ہوتا کہ میں رسول اللہ کو اُن کا ذکر کرتے ہوئے سنتی تھی۔ اُن کے بارے میں آپؐ کو پروردگار نے حکم دیا کہ اِن کو جنت میں موتی کے محل کی بشارت دیں۔ حضورؐ جب بکری ذبح کرتے تو خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھی بھیجتے۔

راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۵۵۲تا۳۵۵۴)۔

حدیث ۵۶۰۷: ارشادِ نبویؐ ہے کہ میں اور یتیموں کی نگرانی کرنے والے جنت میں اس طرح قریب ہوں گے۔ قربت کے اظہار میں آپؐ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر دکھائیں۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۵۶۰۸تا۵۶۱۰: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بیواؤں اور مسکینوں کے لیے محنت کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔ راویان: صفوان بن سلیمؓ، ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۶۱۱: ہم چند قریب العمر ساتھی نبی معظمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کے پاس بیس دن ٹھہرے۔ حضورؐ نے ہم سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جنھیں ہم اپنے گھروں میں چھوڑ آئے تھے۔ آپؐ رفیق و رحیم تھے۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ، ان کو تعلیم دو۔ نماز کا حکم دو۔ اور نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جب نماز کا وقت آئے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے اور تم میں سے بڑا امامت کرے۔

راوی: مالک بن حویرثؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۸)۔

حدیث ۵۶۱۲: (جانوروں کی نگہداشت سے متعلق سوال پر آنحضورؐ نے فرمایا، ہر تر جگر رکھنے والے کے متعلق اجر ملے گا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۰۸۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۶۱۳: آنحضرتؐ نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ ہم بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ایک بدّو نماز ہی کی حالت میں بول پڑا کہ "اے اللہ! مجھ پر اور محمدؐ پر رحم فرما، اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرما"۔ سلام پھیرنے کے بعد نبی مکرمؐ اس اعرابی سے مخاطب ہوئے اور فرمایا، "تو نے اللہ کی وسیع رحمت کو محدود کر دیا"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۶۱۴: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ ایک دوسرے پر مہربانی کرنے اور دوستی و شفقت میں تم مومنوں کو ایک جسم کی طرح دیکھو گے کہ جسم کے ایک حصے کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بیداری اور بیماری میں اُس کا شریک ہو جاتا ہے۔ راوی: نعمان بن بشیرؓ۔

حدیث ۵۶۱۵: ارشادِ نبیؐ ہے کہ مسلمان جب کوئی درخت لگاتا ہے اور اس سے آدمی یا کوئی جانور کھائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۶۱۶: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے "جو شخص مہربانی نہیں کرتا اس پر بھی مہربانی نہیں کی جاتی"۔ راوی: جریر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۵۶۱۷، ۵۶۱۸: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام مجھ کو پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں مسلسل وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ انھیں وارث بنا دیں گے۔ راویان: حضرتہ عائشہؓ اور ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۶۱۹: آنحضورؐ نے تین بار فرمایا۔ "بخدا وہ آدمی مومن نہیں ہے"۔ پوچھا گیا کون یا رسول اللہ؟ آپؐ نے فرمایا، "جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے بے خوف نہ ہو"۔ راوی: ابو شریحؓ۔

حدیث ۵۶۲۰: ارشادِ نبیؐ ہے کہ کوئی عورت اپنی ہمسائی کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر نہ سمجھے، اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۵۶۲۱، ۵۶۲۲: آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور اس کی عزت کرے۔ اور چاہیے کہ مہمان کی ضیافت کرے۔ (ضیافت کی تشریح میں فرمایا ایک دن اور ایک رات جائز ہے، تین دن ضیافت ہے اور اس سے زیادہ صدقہ ہے)۔ اور فرمایا، اسے یہ بھی چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ راویان: ابو ہریرہؓ، ابو شریح عدویؓ۔

حدیث ۵۶۲۳: میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں، میں تحفہ (ایک کو بھیجنا چاہوں تو) کس کو بھیجوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو۔ راوی "حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۶۲۴: ارشادِ نبویؐ ہے "ہر نیکی صدقہ ہے"۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۵۶۲۵: حضورؐ نے فرمایا ہے کہ ہر مسلمان کے لیے صدقہ لازم ہے۔ لوگوں نے پوچھا، اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو تو؟ فرمایا، اپنے ہاتھ سے کام کر کے نفع پہنچائے اور صدقہ کرے۔

اور اگر ایسا نہ کر سکے تو کسی مظلوم کی مدد کرے۔ پوچھا گیا کہ، اگر اس سے یہ بھی نہ ہو پائے تو؟ آپؐ نے فرمایا، اچھی باتوں کا حکم دے، ورنہ کم از کم برائی سے دور رہے۔ اور یہی اس کا صدقہ ہے۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۵۶۲۶: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی۔ (شعبہؒ کہتے ہیں کہ) پھر دو بار دوزخ کا ذکر کیا اور دونوں بار اپنا منہ بنالیا۔ اور پھر فرمایا، آگ سے بچو، اگرچہ ایک ٹکڑا چھوہارے کے عوض ہی کیوں نہ ہو۔ یہ اچھی بات ہے اور صدقہ بھی۔ راوی: عدی بن حاتمؓ۔

حدیث ۵۶۲۷: یہود کی ایک جماعت رسول اللہ کے پاس پہنچی۔ ان لوگوں نے "السّام علیکم" (یعنی تم پر ہلاکت ہو) کہا تو مجھے بات سمجھ میں آ گئی۔ اور میں نے جواباً کہا "وعلیکم السّام و لعنة" (اور تم پر بھی ہلاکت اور لعنت ہو)۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، "عائشہ تم انھیں چھوڑو، اللہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے"۔ میں نے عرض کیا کہ، کیا آپؐ نے نہیں سنا جو انھوں نے کہا؟ فرمایا، میں نے بھی تو "وعلیکم" (اور تم پر بھی) کہہ دیا تھا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۶۲۸: ایک اعرابی مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگ اس کی طرف دوڑے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس کو پیشاب کرنے سے نہ روکو۔ پھر ایک ڈول پانی منگوایا اور اُس پر بہا دیا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۷ تا ۲۱۹)۔

حدیث ۵۶۲۹، ۵۶۳۰: ارشادِ نبویؐ ہے کہ مومن ایک عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت پہنچاتا ہے۔ اس بات کی وضاحت اپنی انگلیوں کو ملا کر فرمائی۔۔۔ اسی مجلس میں ایک شخص اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے مانگنے آن پہنچا۔ آنحضورؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، "سفارش کرو تو تمھیں اجر ملے گا"۔ اور فرمایا، اللہ اپنے رسول کی زبان پر جو کلمات چاہتا ہے جاری کر دیتا ہے۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۵۶۳۱: نبی مکرمؐ طبیعتاً گالی گلوچ کرنے والے، بد گوئی کرنے والے، یا لعنت کرنے والے نہ تھے۔ آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو کہ عادت کے اعتبار سے اچھا ہو۔ راوی: مسروقؒ۔

حدیث ۵۶۳۲: (یہودیوں کی ایک جماعت رسول اکرمؐ کے پاس پہنچی۔ ان لوگوں نے "السّام علیکم" کہا جس کا آنحضرت نے انھیں جواب صرف "وعلیکم" کہہ کر دیا۔ اور اس موقع پر حضرت عائشہؓ کو نرم رویے کی تلقین فرمائی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں گذشتہ حدیث ۵۶۲۷۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۵۶۳۳: آنحضرتؐ طبیعتاً گالی گلوچ کرنے والے، بد گوئی کرنے والے، یا لعنت کرنے والے نہ تھے۔ ہم میں سے اگر کسی پر ناراض ہوتے تو آپؐ فرماتے، "اس کو کیا ہو گیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہے! راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۶۳۴: ایک شخص نے نبی اکرمؐ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ جب آپؐ نے اسے دیکھا تو فرمایا، یہ قبیلے کا بُرا بھائی اور بُرا بیٹا ہے۔ جب وہ آکر بیٹھ گیا تو حضورؐ اس سے خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے ملے۔ اس کے جانے کے بعد میں نے آنحضرت سے کہا کہ آپؐ نے اس شخص دیکھ کر کچھ کہا لیکن اس کے باوجود خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے ملے۔ ایسا کیوں؟ فرمایا، "اے عائشہ! تم نے مجھے فحش گو کب دیکھا ہے"؟ پھر فرمایا، قیامت کے دن لوگوں میں سب سے بُرا مرتبہ اللہ کے نزدیک اس شخص کا ہوگا جس کو لوگ اس کی برائی سے محفوظ رہنے کے لیے اس سے دور رہنے لگیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۶۳۵: نبی معظمؐ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی، حسین اور شجاع تھے۔ ایک رات مدینہ کے لوگ کسی آواز سے ڈر گئے۔ سب اس آواز کی حقیقت جاننے کے لیے نکل پڑے۔ آنحضرتؐ، گلے میں تلوار ڈالے، ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بیٹھے سب سے آگے آگے چل رہے تھے۔ ساتھ ہی آپؐ لوگوں کو مسلسل حوصلہ بھی دیتے جا رہے تھے۔ ابو طلحہؓ کا کہنا تھا کہ اس واقعہ کے بعد سے میرا گھوڑا دریا کی طرح نہایت سبک رفتار ہو چلا تھا۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۴۵۲)۔

حدیث ۵۶۳۶: آنحضرتؐ سے جب بھی کوئی چیز مانگی تو آپؐ نے کبھی "نہیں" نہ فرمایا۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۵۶۳۷: (ارشادِ نبیؐ ہے کہ تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو کہ عادت کے اعتبار سے اچھا ہو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں گذشتہ حدیث ۵۶۳۱۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۶۳۳)۔

حدیث ۵۶۳۸: (آنحضورؐ کی خدمت میں ایک عورت نے اپنے ہاتھوں سے بُنی جھالر والی چادر پیش کی۔ اس کو ایک مجلس میں ایک شخص مانگ بیٹھا۔ آپؐ نے اس کے سوال کو پورا فرما دیا۔ لوگوں نے کہا کہ چادر مانگ کر تو نے اچھا نہیں کیا۔ اس نے کہا کہ بخدا میں نے اس لیے مانگا ہے کہ میرے مرنے پر یہ چادر میرا کفن بنے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۰۱ اور حدیث ۱۹۶۵۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۵۶۳۹: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ قیامت کا زمانہ قریب ہوگا تو عمل کم ہوتا جائے گا۔ بخل بڑھتا جائے گا۔ اور ہرج میں اضافہ ہو جائے گا۔ پوچھا، یہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا، قتل۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۶۴۰: میں نے نبی مکرمؐ کی دس سال خدمت کی۔ اس پورے عرصے میں آپؐ نے کبھی یہ سوال نہیں کیا کہ تُو نے ایسا کیوں کیا، اور نہ ہی یہ فرمایا کہ تُو نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۵۶۴۱: میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ آنحضورؐ جب گھر میں ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ گھر والوں کے ساتھ کام میں لگے رہتے ہیں۔ اور جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے ہیں۔ راوی: اسودؓ۔

حدیث ۵۶۴۲: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیلؑ کو پکار کر کہتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے اس لیے تم بھی اس سے محبت کرو۔ تو جبرئیلؑ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور پھر آسمان والوں میں یہ منادی کرتے ہیں کہ "اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے"۔ یوں آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس کے لیے مقبولیت رکھی جاتی ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۶۴۳: ارشادِ نبویؐ ہے کہ کوئی شخص ایمان کی لذت نہ پائے گا جب تک کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ ہی کے لیے محبت نہ کرے۔۔۔ اور اس کو آگ میں ڈال دیا جانا پسند ہو اس سے کہ وہ کفر کی طرف واپس ہو، جب کہ اللہ نے اس کو اس سے نجات دلائی ہے۔۔۔ اور اللہ اور اس کا رسول دوسری تمام چیزوں سے زیادہ اسے محبوب نہ ہو جائیں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۶۴۴: حضورؐ نے کسی کی ریح (ہوا) خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا ہے۔۔۔ اور فرمایا کہ، کیوں تم سے کوئی شخص اپنی بیوی کو جانوروں کی طرح مارتا ہے، حالاں کہ وہ پھر اس سے گلے مل لے گا۔ راوی: عبداللہ بن زمعہؓ۔

حدیث ۵۶۴۵: (نبی مکرمؐ نے حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ جس طرح تمھارے لیے آج کا دن تمھارے اس شہر میں، اس مہینہ میں حرمت کا ہے، اسی طرح اللہ نے تم پر تمھارے جان، مال اور عزت و آبرو ایک دوسرے پر حرام کر دیے ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۶۳۲ تا ۱۶۳۵۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۶۴۶: ارشادِ نبیؐ ہے کہ مسلمان کا ایک دوسرے کو گالی دینا فسق ہے، اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۵۶۴۷: میں نے آنحضرتؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی شخص کسی کو فسق و کفر کا الزام نہ دے۔ اس لیے کہ اگر وہ اس طرح کا نہ ہوا تو پھر یہی بات اسی پر لوٹ آئے گی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۵۶۴۸: حضورؐ گالی گلوچ کرنے، بد گوئی کرنے، یا لعنت کرنے والے نہ تھے۔آپؐ ہم میں سے اگر کسی پر ناراض ہوتے تو فرماتے، "اس کو کیا ہو گیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہے"!راوی: انس بن مالکؓ۔(دیکھیں حدیث ۵۶۳۳)۔

حدیث ۵۶۴۹: آنحضرتؐ نے (کئی موضوعات پر یہ) فرمایا، جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسری ملت کی قسم کھائے گا تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا۔۔۔اگر چیز آدمی کے بس میں نہیں تو پھر اس کے متعلق نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں۔۔۔کسی نے جس چیز کے ساتھ دنیا میں خود کشی کی تو اسی کے ذریعہ قیامت کے دن اسے عذاب دیا جائے گا۔۔۔کسی نے مومن پر لعنت کی تو وہ اس کے قتل کرنے کی طرح ہے۔۔۔اور جس نے مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو وہ بھی اس کے قتل کی طرح ہے۔راوی: ابو قلابہؓ۔

حدیث ۵۶۵۰: نبی مکرمؐ کے پاس کھڑے دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالی دی اور ان میں سے ایک کو بہت غصہ آگیا۔اس پر آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جس کے کہنے سے غصہ دور ہو جاتا ہے۔اور پھر فرمایا، شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ۔راوی: سلیمان بن صردؓ۔

حدیث ۵۶۵۱: شبِ قدر سے متعلق بتلاتے ہوئے آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس کو (رمضان کی) انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔راوی: عبادہ بن صامتؓ۔

حدیث ۵۶۵۲: ابوذر غِفاریؓ کہتے ہیں کہ میرے اور میرے غلام کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی۔اس کی ماں عجمی تھی۔میں نے اسے برا بھلا کہا۔غلام نے آنحضورؐ سے میری شکایت کر دی۔نبی مکرمؐ نے مجھ سے فرمایا، "تُو ایسا آدمی ہے جس میں اب تک جاہلیت باقی ہے"۔اور فرمایا" وہ تمھارے بھائی ہیں۔اللہ نے ان کو تمھارے ہاتھوں میں دیا ہے۔جس کے ہاتھوں میں دے دیا جاتا ہے تو جو خود کھاتا ہے اسے کھلائے،جو خود پہنتا ہے اسے پہنائے۔اس کو تکلیف نہ دے،اور اس کی تکلیف میں اس کی مدد کرے"۔راوی: معرورؓ۔

حدیث ۵۶۵۳: (حضورؐ نے ایک مرتبہ ۴رکعت والی نماز کی جگہ صرف ۲رکعت نماز ادا کر کے نماز ختم کر دی۔لوگوں نے پوچھا کہ کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے؟آپؐ نے اس سوال کی پہلے دوسروں سے تصدیق کر لی۔اور پھر ۲مزید رکعتیں پڑھیں۔اور آخر میں ۲ اضافی سجدے بہ طور سجدہ سہو ادا فرمائے): یہ مکرر حدیث ہے۔دیکھیں حدیث ۶۷۷، ۶۷۸۔راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۶۵۴: (آنحضورؐ نے قبر کے عذاب میں تخفیف کے لیے تر شاخ کا استعمال کیا اور فرمایا، اس کے خشک ہونے تک اللہ شاید عذاب میں تخفیف کر دے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۴۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۵۶۵۵: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ انصار کے گھروں میں سب سے بہتر بنو نجار کے گھر ہیں۔ راوی: ابو اسید ساعدیؓ۔

حدیث ۵۶۵۶: (آنحضرتؐ سے ملنے ایک شخص پہنچا تو حضورؐ نے فرمایا کہ یہ قبیلے کا بُرا آدمی ہے۔ لیکن اس کے باجود آپؐ اس سے خندہ پیشانی سے ملے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۶۳۴۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۶۵۷: (آنحضورؐ نے قبر کے عذاب میں تخفیف کے لیے تر شاخ کا استعمال کیا اور فرمایا، اس کے خشک ہونے تک اللہ شاید عذاب میں تخفیف کر دے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۴۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۵۶۵۸: ارشادِ نبویؐ ہے کہ جنت میں چغل خور داخل نہ ہوگا۔ راوی: حذیفہؓ۔

حدیث ۵۶۵۹: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا، اس کے مطابق عمل کرنا، اور جہالت کی باتیں کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی احتیاج نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے (یعنی روزے رکھے)۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۶۶۰: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُرا شخص وہ ہوگا جو دورخی ہوگا (یعنی کہے کچھ اور کرے کچھ)۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۶۶۱: رسول اللہ نے ایک بار مال غنیمت تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا، "بخدا محمدؐ نے اللہ کی خوشنودی کا خیال نہ رکھا"۔ میں نے آنحضرتؐ کو یہ بات بتائی۔ سننے کے بعد آپؐ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ اور فرمایا، " اللہ موسیٰؑ پر رحم کرے انھیں اس سے زیادہ ایذا دی گئی، لیکن انھوں نے صبر کیا"۔ راوی: ابن مسعودؓ۔

حدیث ۵۶۶۲، ۵۶۶۳: آنحضورؐ نے ایک شخص کو کسی کی تعریف کرتے ہوئے سنا۔ اور میں اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا، "تم نے ہلاک کر دیا، اس آدمی کی کمر توڑ دی" (حدیث ۵۶۶۳ میں ہے)، فرمایا، " اگر تعریف کرنی ہی ہے تو کہو کہ میں ایسا گمان کرتا ہوں"۔ راویان: ابو موسیٰؓ اور حضرت ابو بکرؓ۔

حدیث ۵۶۶۴: حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غرور کے سبب زمین پر گھسیٹ کر چلے، تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرا تہبند ایک طرف لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ نبی مکرمؐ نے فرمایا، "تم ان میں سے نہیں ہو جو غرور کے سبب سے ایسا کرتے ہیں"۔ راوی: سالمؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۳۹۴)۔

sidqui publications

حدیث۵۶۶۵: (لبید بن عاصم نے نبی کرمؐ پر جادو کیا۔ حضورؐ پر اس کا مکمل اثر ہونے سے پہلے اللہ نے آپؐ کو عافیت عطا فرمائی۔ آنحضرتؐ نے لبید کی اس حرکت کو مشتہر کرنے سے گریز فرمایا): یہ مکرر حدیث ہے۔ اس طویل حدیث کی حاصلات کے لیے دیکھیں حدیث ۵۳۷۷۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۵۶۶۶تا۵۶۶۸: ارشادِ نبیؐ ہے کہ بدگمانی سے بچو، کیوں کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ کسی کے عیوب کی جستجو نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ غیبت نہ کرو۔ کسی کے لیے بغض نہ رکھو۔ تجارت میں ایک دوسرے کو دھوکا نہ دو۔ اللہ کے بندے بنو۔ اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ راویان: ابوہریرہؓ اور انس بن مالکؓ۔

حدیث۵۶۶۹: ایک دن حضورؐ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا" میں فلاں فلاں اشخاص کے لیے گمان نہیں کرتا کہ جس دین پر ہم قائم ہیں اس کے متعلق وہ کچھ بھی جانتے ہیں"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۵۶۷۰: رسول اکرمؐ کا فرمانا ہے کہ میری تمام امت کے گناہ معاف ہوں گے، مگر وہ شخص جو اعلانیہ گناہ کرے۔ یہ تو جنون کی بات ہے کہ رات کو ایک آدمی ایک کام کرے اور اللہ اس پر پردہ ڈالے، اور صبح ہونے پر وہ آدمی کہے کہ میں نے فلاں فلاں گناہ کیا اور اللہ نے اس پر پردہ ڈالا۔ یہ تو اس آدمی نے پردہ کھول دیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۵۶۷۱: ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنے رب سے قریب ہوگا یہاں تک کہ وہ اپنا ہاتھ اُس پر رکھ کر فرمائے گا کہ تُو نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ وہ عرض کرے گا، جی ہاں۔ اس سے اقرار کرائے گا اور پھر فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا، آج میں تجھ کو بخشتا ہوں۔ راوی: صفوان بن محرزؒ۔

حدیث۵۶۷۲: آنحضرتؐ نے فرمایا، کیا میں تم کو جنت والے نہ بتلادوں؟ وہ ضعیف و مسکین ہے جو اللہ کی قسم کسی بات پر کھاتا ہے تو اللہ اس کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا، کیا میں تم کو دوزخ والے نہ بتلادوں؟ وہ تمام سرکش اور اپنے کو بڑا سمجھنے والے لوگ ہیں۔ راوی: خزاعیؓ۔

حدیث۵۶۷۳: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ):

- عبداللہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ کے لیے کسی بیع یا عطیہ سے متعلق کہا کہ "عائشہؓ اس سے باز آجائیں ورنہ میں ان پر سختی کروں گا"۔

- حضرت عائشہؓ کو یہ بات معلوم ہوئی تو پہلے انھوں نے اس کی تصدیق کروائی پھر کہا کہ "میں اللہ کے واسطے عہد کرتی ہوں کہ میں ابن زبیرؓ سے اب کبھی بات نہیں کروں گی"۔
- اس دوری کو بہت زیادہ عرصہ گذر گیا تو ابن زبیرؓ نے لوگوں سے سفارش کروائی، لیکن حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں نے اس بات کے لیے اللہ کی قسم کھا رکھی ہے اور میں اپنی قسم نہیں توڑ سکتی۔
- ابن زبیرؓ نے مسورؓ اور عبدالرحمٰنؓ کو اپنے ساتھ لیا اور حضرت عائشہؓ سے ملنے پہنچ گئے۔ان سے مل کر معافی مانگی اور اس بات کا حوالہ بھی دیا کہ نبی مکرمؐ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کرے۔
- حضرت عائشہؓ کا جواب تھا کہ میں نے نذر مانی ہے اور نذر کا معاملہ سخت ہے۔ لیکن ابن زبیرؓ، مسورؓ اور عبدالرحمٰن تینوں نے مل کر ان کو راضی ہونے پر مجبور کر دیا۔
- حضرت عائشہؓ نے نذر کے کفارے میں ۴۰ غلام آزاد کیے۔راوی: طفیل بن حارثؓ۔

حدیث ۵۶۷۴،۵۶۷۵: ارشادِ نبیؐ ہے کہ بغض، حسد اور غیبت نہ کرو۔اور فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے، اور دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔راویان: انس بن مالکؓ اور ابوایوب انصاریؓ۔(دیکھیں حدیث ۵۶۶۶تا۵۶۶۸)۔

حدیث ۵۶۷۶: (نبی مکرمؐ نے حضرت عائشہؓ کے متعلق فرمایا، عائشہ! میں تمھاری خوشی اور ناراضگی کو پہچان لیتا ہوں): یہ مکرر حدیث ہے۔دیکھیں حدیث ۴۸۷۶۔راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۶۷۷: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے والدین کو دین دار ہونے کے علاوہ کچھ نہیں پایا۔(ابتدا میں) کوئی دن ایسا نہ گذرا جب صبح اور شام کے وقت آنحضورؐ میرے والدین کے پاس تشریف نہ لائے ہوں۔خلاف معمول ایک دن دوپہر کے وقت آنحضرتؐ تشریف لے آئے۔حضرت ابو بکرؓ نے کہا، یقیناً آج کوئی اہم بات ہو گئی ہے۔آپؐ نے فرمایا، "مجھے ہجرت کا حکم مل گیا ہے"۔راوی: عروہ بن زبیرؓ۔

حدیث ۵۶۷۸: آنحضرتؐ ایک انصاری کے مکان پر تشریف لے گئے۔ان کے پاس کھانا کھایا۔واپسی سے قبل حکم فرمایا کہ گھر کا ایک کونہ صاف کیا جائے۔چناں چہ صفائی کے بعد فرش بچھایا گیا۔آپؐ نے وہاں نماز پڑھی اور ان لوگوں کے لیے دعا فرمائی۔راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۶۷۹: (حضورؐ نے مردوں کو ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اسے وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۷۶اور حدیث ۲۴۳۸۔ راوی: یحییٰ بن ابی اسحاقؒ۔ (دیکھیں حدیث ۵۴۵۱)۔

حدیث ۵۶۸۰: جب ہمارے پاس عبدالرحمٰنؓ آئے تو نبی مکرمؐ نے ان کے اور سعد بن ربیعؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔۔۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۵۶۸۱: انس بن مالکؓ سے اسلام میں قسم سے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے بتایا کہ نبی اکرمؐ نے میرے گھر میں قریش اور انصار کے درمیان قسم کھلائی تھی۔ راوی: عاصمؒ۔

حدیث ۵۶۸۲: (رفاع قرظیؓ کی بیوی نے طلاق کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کیا لیکن وہ نامرد نکلا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تُو کسی اور سے اس وقت تک نکاح نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ تجھ سے اور تُو اس سے لطف اندوز نہ ہو لیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۹۰۶۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۶۸۳: (آنحضرتؐ کے پاس کچھ عورتیں آئیں اور زور زور سے گفتگو کرنے لگیں۔ اتنے میں حضرت عمرؓ پہنچ گئے۔ انھیں دیکھتے ہی عورتیں فوراً اٹھ کر چلی گئیں۔ حضورؐ نے فرمایا، "بے شک عمر! تم جس راستے سے بھی گذرتے ہو وہاں سے شیطان بھی اپنا راستہ تبدیل کر لیتا ہے"): یہ مکرر حدیث ہے دیکھیں حدیث ۳۰۷۱۔ راوی: محمد بن سعدؓ۔

حدیث ۵۶۸۴: (آنحضورؐ نے طائف کے ایک جہاد میں فتح سے پہلے واپسی کا ارادہ فرمایا مگر صحابہؓ کے اصرار پر رک گئے۔ ایک دن اور لڑائی ہوئی لیکن بہت سے زخمی ہوئے۔ آپؐ نے پھر فرمایا، انشاءاللہ کل ہم واپس ہو جائیں گے۔ صحابہؓ اس بار خاموش رہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۰۰۶۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۵۶۸۵: (ایک شخص اپنی بیوی سے روزے کی حالت میں صحبت کر بیٹھا۔ آنحضرتؐ نے اس کو جتنے بھی کفارے بتائے اس نے ان سب کے ادا کر سکنے سے معذوری ظاہر کی۔ بالآخر حضورؐ نے خود اس شخص کو اپنی طرف سے کفارہ ادا کیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۸۱۴تا۱۸۱۶۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۶۸۶: نبی مکرمؐ ایک نجرانی چادر اوڑھے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک بدّو ملا۔ اس نے آپؐ کی چادر کو زور سے کھینچتے ہوئے کہا، "اے محمدؐ! یہ جو اللہ کا مال آپ کے پاس ہے اس طرح کا مجھے بھی دلوائیں"۔ حضورؐ مسکرائے اور اس کو دیے جانے کا ہمیں حکم فرمایا۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۴۱۹)۔

حدیث ۵۶۸۷: جب سے میں مسلمان ہوا مجھے آنحضورؐ نے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا۔ جب بھی مجھے دیکھتے آپؐ مسکرا دیتے۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ میں گھوڑے پر نہیں بیٹھ سکتا تو آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا فرمائی کہ اللہ اس کو ثابت قدم رکھ اور ہدایت یافتہ بنا۔ راوی: جریرؓ۔

حدیث ۵۶۸۸: (عورت کو احتلام ہو تو کیا اس پر غسل فرض ہے کے جواب میں آپؐ نے فرمایا، اگر منی کی تری دیکھے تو غسل کرے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۷۶۔ راوی: حضرت اُمّ سلمہؓ۔

حدیث ۵۶۸۹: میں نے نبی مکرمؐ کو کبھی قہقہہ لگاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپؐ صرف تبسم فرماتے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۶۹۰: آنحضرتؐ جمعہ کا خطاب فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے خشک سالی سے پریشان ہو کر بارش کی دعا کے لیے عرض کیا۔ حضورؐ نے دعا فرمائی۔ ایسی بارش ہوئی کہ پورا ہفتہ ہوتی رہی۔ پھر دوسرے جمعہ کو ایک شخص نے حضورؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مدینہ میں شدید بارش کی وجہ سے لوگوں کا مال تباہ ہو گیا، جانور مر گئے اور راستے بند ہو گئے ہیں لہٰذا بارش بند ہونے کی دعا فرمایئے۔ آپؐ نے دعا فرمائی۔ مدینہ میں بارشیں تھم گئیں اور دھوپ نکل آئی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۸۴ اور حدیث ۹۵۷ تا ۹۶۳)۔

حدیث ۵۶۹۱: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی ہدایت کی طرف۔ انسان مسلسل سچ بولتا ہے یہاں تک کہ " صدیق " ہو جاتا ہے۔ جب کہ جھوٹ بدکاری کی طرف اور بدکاری دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا جاتا ہے یہاں تک کہ " کاذبین " میں لکھا جاتا ہے۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۵۶۹۲: حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس دو اشخاص آئے اور کہنے لگے کہ وہ شخص جس کو آپ نے معراج کی رات دیکھا تھا، اس کے جبڑے چیرے جا رہے ہیں، اس لیے کہ وہ بہت بڑا جھوٹا تھا۔ قیامت تک اس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ راوی: سمرۃ بن جندبؓ۔

حدیث ۵۶۹۳: آنحضرتؐ نے منافق کی تین علامتیں بتائیں۔ منافق جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۶۹۴: میں نے حذیفہؓ کو بیان کرتے سنا ہے کہ امّ عبدؓ، آنحضورؐ کے طور طریق اور عادات وخصلت سے بہت مشابہ ہیں۔ راوی: اسحٰق بن ابراہیمؒ۔

حدیث ۵۶۹۵: بہتر گفتگو "کتاب اللہ" ہے۔ اور بہترین طور و طریق، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طور و طریق ہے۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۵۶۹۶: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص تکلیف دینے والی بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے، کہ لوگ اس کے لیے بیٹا بتاتے ہیں لیکن وہ انھیں معاف کر دیتا ہے اور انھیں رزق بھی دیتا ہے۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث۵۶۹۷: (آنحضورؐ نے مال غنیمت تقسیم فرمایا تو ایک انصاری نے کہا، محمدؐ نے اللہ کی خوشنودی کا خیال نہ رکھا۔ یہ بات سنی تو آپؐ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا، موسیٰؑ کو اس سے زیادہ ایذا دی گئی، لیکن انھوں نے صبر کیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۶۶۱۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث۵۶۹۸: نبی اکرمؐ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، "لوگوں کو یہ کیا ہو گیا ہے کہ اُس کام سے پرہیز کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں"۔ اور پھر فرمایا، "میں اللہ کو ان سے زیادہ جاننے والا ہوں اور ان سے زیادہ ڈرنے والا بھی"۔ راوی: حضرتِ عائشہؓ۔

حدیث۵۶۹۹: رسول معظمؐ پردہ والی کنواریوں سے بھی زیادہ باحیا تھے۔ جب کوئی ایسی بات دیکھتے جو آپؐ کو ناگوار گذرتی تو ہم لوگوں کو آپؐ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث۵۷۰۰، ۵۷۰۱: (فرمان نبیؐ ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے سے پرہیز کیا جائے): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۵۶۴۷۔ راویان: ابو ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث۵۷۰۲: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جس نے اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا۔ اور فرمایا، جس شخص نے کسی چیز سے خودکشی کی تو جہنم میں اس کو اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔ اور فرمایا، مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کی طرح ہے۔ اور فرمایا کہ، کسی مومن پر کفر کا الزام لگانا بھی اس کے قتل کرنے کی طرح ہے۔ راوی: ثابت بن ضحاکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۶۴۹)۔

حدیث۵۷۰۳: ایک بار معاذ بن جبلؓ نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت کے ساتھ نماز پڑھائی۔ ایک شخص نے اس جماعت سے علاحدہ ہو کر اپنی نماز مختصراً ادا کر لی۔ معاذؓ کو معلوم ہوا تو کہا، یہ منافق ہے۔ وہ شخص نبی مکرمؐ کے پاس پہنچا اور بتایا کہ ہم لوگ کھیتوں میں کام کرنے والوں میں سے ہیں اور پھر سارا قصہ بیان کیا۔ آنحضورؐ نے معاذؓ کو طلب کیا اور ان سے تین بار فرمایا، "معاذ! کیا تو فتنے میں ڈالنے والا ہے؟ اور پھر فرمایا، تُو نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا جیسی سورتیں پڑھا کر۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۵۷۰۴: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ تم سے کوئی لات و عزیٰ (بتوں) کی قسم کھائے تو وہ فوراً لا الٰہ الا اللہ کہہ دے۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہیے کہ وہ صدقہ کرے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۷۰۵: ارشادِ نبیؐ ہے، "سن لو! اللہ تعالیٰ تمھیں باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ جس کسی کو قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھائے ورنہ چُپ رہے"۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۷۰۶: (حضورؐ کا ارشاد ہے کہ "قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو تصویریں بناتے ہیں"): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۵۵۹، ۵۵۶۰۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۷۰۷: آنحضرتؐ نے اپنے ایک خطاب میں نہایت برہمی کے ساتھ فرمایا کہ "اے لوگو! ہم میں سے بعض وہ ہیں جو لوگوں کو بھگاتے ہیں، لہٰذا تم میں سے جو کوئی نماز پڑھائے تو مختصر پڑھے۔ اس لیے کہ جماعت میں مریض، بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں"۔ راوی: ابومسعودؓ۔

حدیث ۵۷۰۸: ایک بار آنحضورؐ کہیں نماز پڑھ رہے تھے تو آپؐ کی نظر نیچے کسی کے بلغم پر پڑی۔ اس کو آپؐ نے اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا اور پھر خفگی کے ساتھ فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے، اس لیے چاہیے کہ نماز کے سامنے اپنی ناک کی رطوبت نہ پھینکے۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۵۷۰۹: (آنحضرتؐ نے گری پڑی چیز کے ملنے پر فرمایا، ایک سال تک گمشدہ مال کی تشہیر کرو اور پھر اختیار ہے جو چاہو سو کرو۔ کھوئی بکری کے لیے فرمایا، تم کھالو ورنہ بھیڑیا کھالے گا۔ اور اونٹ کے لیے فرمایا وہ خود ہی پانی پر جائے گا، درخت سے کھالے گا یہاں تک کہ وہ اپنے مالک سے مل ہی جائے گا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۶۷۔ راوی: زید بن خالد جہنیؓ۔

حدیث ۵۷۱۰: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): آنحضرتؐ نے فرمایا، "فرض نماز کے علاوہ دوسری تمام نمازوں کے لیے بہتر ہے کہ وہ گھروں میں پڑھی جائیں"۔ راوی: زید بن ثابتؓ۔

حدیث ۵۷۱۱: ارشادِ نبیؐ ہے کہ قوی وہ نہیں جو کُشتی میں کسی کو پچھاڑے بلکہ قوی وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۷۱۲: (آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جس کے کہنے سے غصہ دور ہو جاتا ہے۔ اور پھر فرمایا، شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۶۵۰۔ راوی: سلیمان بن صردؓ۔

حدیث ۵۷۱۳: ایک شخص نبی مکرمؐ کے پاس پہنچا اور عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا، غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے مزید پوچھا تو ہر بار یہی فرمایا کہ غصہ نہ کیا کرو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۷۱۴، ۵۷۱۵: ارشادِ نبیؐ ہے کہ حیا نیکی لاتی ہے۔ حیا وقار کا سبب ہے۔ اور حیا سکونِ قلب پیدا کرتی ہے۔ حیا ایمان کا جز ہے۔ راویان:: عمران بن حصینؓ اور عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۵۷۱۶: رسول معظمؐ کنواری پردہ والی کنواریوں سے بھی زیادہ باحیا تھے۔ راوی: ابوسعیدؓ۔

حدیث ۵۷۱۷: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ نبوت کی پہلی گفتگو جو لوگوں کے پاس پہنچی وہ یہ ہے کہ "جب تو حیا نہ کرے تو پھر جو چاہے کرے"۔ راوی: ابومسعودؓ۔

حدیث ۵۷۱۸: (عورت کو احتلام ہو تو کیا اس پر غسل فرض ہے کے جواب میں آپؐ نے فرمایا، اگر منی کی تری دیکھے تو غسل کرے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۷۶۔ راوی: حضرتہ اُمّ سلمہؓ۔

حدیث ۵۷۱۹: ارشادِ نبیؐ ہے کہ مومن کی مثال اس سرسبز کھجور کے درخت کی سی ہے جس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔ راوی: ابن عمرؓ (حدیث ۶۰، ۶۱، حدیث ۷۳ اور حدیث ۱۳۲)۔

حدیث ۵۷۲۰: (ایک عورت نے اپنے آپ کو آنحضورؐ سے نکاح کے لیے پیش کیا۔ انسؓ کی بیٹی نے سنا تو کہا، کیسی بے شرم عورت تھی۔ انسؓ نے کہا، وہ تم سے بہتر تھی کیوں کہ اس نے رسول اللہ سے رغبت کا اظہار کیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۷۷۴۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۵۷۲۱: نبی مکرمؐ نے مجھے اور معاذ بن جبلؓ کو یمن روانہ فرمایا تو دونوں سے فرمایا، آسانی کرنا، سختی نہ کرنا، خوشخبری سنانا، نفرت نہ دلانا، اور رغبت دلانا۔ راوی: سعید بن ابی بردہؓ۔

حدیث ۵۷۲۲: ارشادِ نبویؐ ہے، آسانی کرو سختی نہ کرو، لوگوں کو آرام دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۵۷۲۳: رسول معظمؐ کو دو امور کے درمیان جب بھی اختیار دیا جاتا تو ان میں جو آسان صورت ہوتی اسے اختیار فرماتے بہ شرط یہ کہ وہ گناہ نہ ہو۔ اور اگر گناہ ہوتا تو سب سے مکمل پرہیز فرماتے۔ آنحضورؐ نے اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا۔ مگر جو بھی احکام الٰہی کے خلاف کرتا تو اللہ کی خاطر اس سے انتقام لیتے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۷۲۴: ہم اہواز کے کنارے ٹھہرے ہوئے تھے۔ یہاں جماعت سے نماز پڑھی جا رہی تھی کہ ابو برزہؓ گھوڑے پر سوار آئے اور نماز میں شریک ہو گئے۔ گھوڑا بندھا ہوا نہ تھا اس لیے وہ چل پڑا۔ وہ نماز چھوڑ کر اپنے گھوڑے کی طرف نکل پڑے۔ کچھ فاصلے پر اسے پکڑ لیا۔

Siddiqi Publications

واپس آئے اور باقی نماز مکمل کرلی۔ اس پر کسی نے سخت بات کہہ دی تو ابو برزہؓ نے کہا، میں آنحضرتؐ کی صحبت میں رہا ہوں اور میں نے آپؐ کو ہمیشہ آسان راستہ اختیار کرتے ہی دیکھا ہے۔ راوی: ارزق بن قیسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۳۶)۔

حدیث ۵۷۲۵: ایک اعرابی مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگ اس کی طرف دوڑے۔ آنحضورؐ نے فرمایا "تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو سختی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے"۔ اور پھر ایک ڈول پانی منگوایا اور اُس پر بہا دیا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۷ تا ۲۱۹ اور حدیث ۵۶۲۸)۔

حدیث ۵۷۲۶: حضورؐ ہم سے ملتے تھے، یہاں تک کہ میرے ایک چھوٹے بھائی سے فرماتے تھے کہ "اے ابو عُمیر! نُغیر کو کیا ہو گیا ہے"؟ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۷۲۷: میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ جب آنحضرتؐ گھر میں تشریف لاتے تو سہیلیاں چھپ جاتیں۔ آپؐ ان کو بلا کر میرے پاس لے آتے اور میں پھر ان سے کھیلنے لگتی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۷۲۸: (آنحضرتؐ سے ملنے ایک شخص پہنچا تو حضورؐ نے فرمایا کہ یہ قبیلے کا بُرا آدمی ہے۔ لیکن اس کے باجود آپؐ اس سے خندہ پیشانی سے ملے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۶۳۴۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۷۲۹: نبی اکرمؐ کو دیباج کی چند قبائیں بہ طور تحفہ ملیں۔ ان میں سونے کے بٹن تھے۔ ان کو صحابہؓ میں تقسیم فرما دیا اور ایک قبا مخرمہؓ کے لیے علاحدہ رکھ لی۔ جب مخرمہؓ پہنچے تو آپؐ نے انھیں وہ قبا دی۔ راوی: عبداللہ بن ابی ملیکہؒ۔

حدیث ۵۷۳۰: ارشادِ نبویؐ ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دو بار ڈنک نہیں کھاتا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۷۳۱: آنحضرتؐ سے میری ملاقات ہوئی تو پوچھا، کیا تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن بھر روزے رکھتے ہو؟ عرض کیا، جی ہاں۔ فرمایا، ایسا نہ کرو۔ رات کو نماز پڑھو اور سو جاؤ۔ روزے رکھو مگر ناغہ بھی کرو۔ اس لیے کہ تمھارے جسم کا تم پر حق ہے۔ پھر فرمایا، ہر مہینے تین روزے رکھو۔ چوں کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے لہٰذا تمھارے روزے پورے مہینے کے برابر ہوں گے۔۔۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا حضورؐ مجھ میں زیادہ روزے رکھنے کی طاقت ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا، اللہ کے نبی داؤدؑ جیسے روزے رکھو۔ عرض کیا، وہ کیا ہے؟ فرمایا، نصف مہینہ کے روزے۔ راوی: ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؒ۔ (دیکھیں حدیث ۱۸۵۲ تا ۱۸۵۸)۔

حدیث ۵۷۳۲تا۵۷۳۶: حضورؐ نے فرمایا مومن کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور مہمان کی عزت کرے۔ تین دن ضیافت ہے اور اس سے زیادہ صدقہ ہے۔ اور فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ آنحضور کا یہ بھی فرمانا ہے کہ مہمان کے لیے جائز نہیں کہ کسی کے پاس اتنا ٹھہرے کہ انھیں تکلیف ہو۔ حدیث ۵۷۳۵ میں ہے کہ اگر تم کسی قوم کے پاس قیام کا ارادہ کرو تو ان سے ان کے مناسبِ حال مہمانی کا حق وصول کرو۔ راویان :ابوشرح کعبیؓ، اسماعیلؓ بواسطہ مالکؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۶۲۱، ۵۶۲۲)۔

حدیث ۵۷۳۷: (سلمانؓ نے اپنے بھائی ابوالدرداؓ سے کہا کہ نماز، روزے اور تمام عبادات میں اعتدال ہونا چاہیے کیوں کہ تمھارے گھر والوں کا تم پر حق ہے، اور ہر مستحق کو اس کا حق دو۔ بعد میں ایک ملاقات پر نبی مکرمؐ نے سلمانؓ کی بات کو مکمل سراہا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۸۴۶۔ راوی: ابوجحیفہؓ۔

حدیث ۵۷۳۸، ۵۷۳۹: میرے والد حضرت ابوبکرؓ نے ایک جماعت کی ضیافت کے لیے مجھ سے کہا کہ میں آنحضرتؐ کے پاس جا رہا ہوں، تم مہمانوں کو گھر لے جاؤ اور ان کو کھلاؤ پلاؤ۔ گھر پہنچ کر میں نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا، لیکن انھوں نے کہا کہ جب تک صاحبِ خانہ نہیں آئیں گے ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ میں نے ان سے بہت منت سماجت کی لیکن وہ کسی طور راضی نہ ہوئے۔ جب حضرت ابوبکرؓ گھر پہنچے تو وہ مجھ پر بہت خفا ہوئے کہ مہمان ابھی تک بغیر کھائے بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا، مہمانوں سے پوچھ لیجیے۔ انھوں نے بتایا کہ ہم نے ہی طے کیا تھا کہ آپ کے بغیر ہم کھانا نہ کھائیں گے۔ بہر حال کھانا منگوایا گیا اور سب نے مل کر کھایا۔ راوی: عبدالرحمٰنؓ

حدیث ۵۷۴۰: عبداللہ بن سہلؓ اور محیصہ بن مسعودؓ خیبر کے ایک باغ میں پہنچے پھر وہ وہاں سے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ عبداللہ بن سہلؓ کو کسی نے قتل کر دیا۔ محیصہؓ اپنے بھائی حویصہ بن مسعودؓ اور عبداللہؓ کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہلؓ کو لے کر نبی اکرمؐ کی خدمت میں پہنچے۔ عبدالرحمٰنؓ نے جو سب میں کم عمر تھے گفتگو کا آغاز کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، بڑا آدمی بات کرے کیوں کہ بڑا مستحق ہوتا ہے۔ قتل سے متعلق بات بتائی گئی تو حضورؐ نے محیصہؓ سے پوچھا کہ کیا تم پچاس قسمیں کھا کر اپنے ساتھی کی دیت کے مستحق

ہو سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا ہم سے کوئی بھی اس قتل کا چشم دید گواہ نہیں۔ یوں وہ دیت کے حقدار تو نہ ہوئے تاہم آنحضورؐ نے انھیں اپنی طرف سے اونٹ دے دیے۔

راویان: رافع بن خدیجؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ۔

حدیث ۵۷۴۱: (حضورؐ کا فرمانا ہے کہ مومن کی مثال اس سر سبز کھجور کے درخت کی سی ہے جس پر کبھی خزاں نہیں آتی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیںؓ حدیث ۶۰، ۶۱، حدیث ۷۳ اور حدیث ۵۷۱۹۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۷۴۲: آنحضورؐ کا ارشاد ہے کہ بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔ راوی: عبدالرحمٰن بن اسودؓ۔

حدیث ۵۷۴۳: ایک بار نبی اکرمؐ دورانِ جہاد کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ ایک پتھر آپؐ کو لگا اور آپؐ پھسل گئے۔ آپؐ کی انگلی سے خون بہنے لگا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ صرف ایک انگل ہے جو خون آلود ہوئی اور تجھے جو تکلیف پہنچی وہ اللہ کے راستہ میں پہنچی ہے۔ راوی: سفیان اسود بن قیس جندبؓ۔

حدیث ۵۷۴۴: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شاعر نے جو سب سے سچی بات کہی وہ لبید کا قول ہے کہ "سن لو اللہ کے سوا تمام چیزیں باطل ہیں"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۷۴۵: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ):

خیبر کی جنگ کے لیے سفر جاری تھا۔ راستے میں عامر بن اکوعؓ کی شاعری سنی گئی۔ اسے نبی اکرمؐ نے بھی سنا اور بہت سراہا۔ خیبر پہنچ کر یہودیوں کا محاصرہ ہوا۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو عامرؓ نے ایک یہودی کی پنڈلی پر تلوار ماری مگر تلوار ہاتھ سے چھوٹی اور دھار پلٹ کر ان کے گھٹنے میں ایسے لگی کہ اسی سے ان کی وفات ہوگئی۔ تاہم اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔۔۔ شام کو مسلمان کھانے میں گدھے کا گوشت پکانے لگے تو حضورؐ نے فرمایا، اسے پھینک کر ہانڈیاں دھو ڈالو۔۔۔ خیبر سے واپسی ہوئی تو میں آنحضرتؐ سے ملا۔ آپؐ نے مجھے مغموم دیکھا تو پوچھا کہ ایسا کیوں؟ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ عامرؓ کے اعمال اکارت گئے۔ رسول اکرمؐ نے اپنی دو انگلیاں ساتھ اٹھا کر فرمایا، "اسے دوگنا اجر ملے گا۔ وہ تو پر کشش مجاہد تھا"۔ راوی: سلمہ بن اکوعؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۹۰۱)۔

حدیث ۵۷۴۶: آنحضورؐ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے۔ جب امّ سُلیم سے ملے تو فرمایا، اللہ تم پر رحم کرے، تم شیشے والی سواری میں تھیں لہٰذا اسے آہستہ ہانکنا چاہیے تھا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۷۴۷: حسان بن ثابتؓ نے جب آنحضورؐ سے مشرکین کی ہجو بیان کرنے کے لیے اجازت چاہی تو آپؐ نے پوچھا کہ بعض مشرکین میں ہم سے نسبی تعلق ہے، تو اس کا کیا کرو گے؟ حسانؓ نے عرض کیا، "میں حضورؐ کو اس سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح آٹے میں سے بال نکالا جاتا ہے"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۷۴۸: ابن رواحہؓ نے کہا" ہم میں رسول معظمؐ ہیں جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، جنھوں نے ہمیں گمراہی کے بعد سیدھا راستہ دکھایا۔ ہمارے دلوں کو یقین ہے کہ جو کچھ آپؐ نے فرمایا وہ ہو کر رہے گا۔ وہ رات اس طرح گذارتے ہیں کہ پہلو بستر سے علاحدہ ہوتا ہے، جب کہ مشرکین اپنی خوابگاہوں میں بوجھل پڑے رہتے ہیں"۔ اس پر آنحضورؐ نے ابن رواحہؓ کے لیے فرمایا" وہ تمھارا بھائی ہے جو بری بات نہیں کہتا تھا"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۷۴۹: حسان بن ثابتؓ نے کہا، اے ابوہریرہؓ! میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے، اور اے اللہ اس کی روح القدس کے ذریعہ تائید کر"۔ ابوہریرہؓ نے جواب دیا، ہاں میں نے سنا ہے۔ راوی: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؒ۔

حدیث ۵۷۵۰: حضورؐ نے حسانؓ سے فرمایا، "مشرکین کی ہجو کر، جبرئیلؑ تیرے ساتھ ہیں"۔ راوی: براءؓ۔

حدیث ۵۷۵۱، ۵۷۵۲: آنحضرتؐ نے فرمایا، تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۷۵۳: (جو رشتے نسب سے محرم ہیں وہی رضاعت کے سبب بھی محرم ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۴۹ تا ۲۶۴۷۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۷۵۴: (حج سے واپسی کے لیے حضرت صفیہؓ کا حیض رکاوٹ نہ بنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۶۲۶۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۵۷۵۵: فتح مکہ کے سال جب میں آنحضرتؐ کی قیام گاہ پر پہنچی تو اس وقت حضورؐ غسل فرما رہے تھے اور حضرت فاطمہؓ چادر کا پردہ لگائے کھڑی تھیں۔ غسل کے بعد آپؐ نے ایک ہی کپڑے میں ۸ رکعت نماز پڑھی اور یہ چاشت کا وقت تھا۔ نماز سے فراغت کے بعد میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ میں نے ہبیرہ کے بیٹے کو پناہ دی ہے لیکن میرا بھائی اس کے قتل کی بات کرتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا، "جس کو تو نے پناہ دی میں نے بھی اسے پناہ دی"۔ راوی: امّ ہانیؓ بنت ابی طالب۔ (دیکھیں حدیث ۲۹۵۴)۔

Siddiqui Publications

حدیث۵۷۵۶،۵۷۵۷: آنحضورؐ نے دیکھا کہ ایک شخص اونٹ کو ہنکائے لے جارہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا، یہ قربانی کا ہے۔ آپؐ نے پھر اس سے فرمایا، اس پر سوار ہو جا۔ راویان: انسؓ اور ابوہریرہؓ۔

حدیث۵۷۵۸: آنحضورؐ ایک سفر میں تھے۔ دوسرے اونٹ پر آپ کی ازواج بیٹھی تھیں اور اسے آپؐ کا غلام انجشہ تیزی سے بھگا رہا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا، انجشہ! ذرا ان شیشوں کو سنبھال کر لے جا۔ (شیشوں سے مراد خواتین تھیں)۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۷۴۶)۔

حدیث۵۷۵۹: (نبی مکرمؐ نے فرمایا، اگر کسی کی تعریف کرنی ہو تو کہو، میں اس کے لیے ایسا نیک گمان کرتا ہوں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۶۶۲، ۵۶۶۳۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ۔

حدیث۵۷۶۰: آنحضرتؐ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ بنی تمیم کے ایک شخص نے کہا انصاف کیجیے۔ نبی مکرمؐ نے فرمایا، میں انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمرؓ نے عرض کیا، میں اس کی گردن نہ اڑا دوں۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں رہنے دو۔ پھر فرمایا، اس کے اور بھی ساتھی ہیں۔ تم اُن کی عبادات کو دیکھو گے تو اپنی عبادات کو حقیر سمجھنے لگو گے، مگر یہ سب دین سے ایسے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے شکار تیر سے نکل جاتا ہے۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۳۶۴)۔

حدیث۵۷۶۱: (ایک شخص اپنی بیوی سے روزے کی حالت میں صحبت کر بیٹھا۔ آنحضرتؐ نے اس کو جتنے بھی کفارے بتائے اس نے ان سب کے ادا کر سکنے سے معذوری ظاہر کی۔ بالآخر حضورؐ نے خود اس شخص کو اپنی طرف سے کفارہ ادا کیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۸۱۴ تا ۱۸۱۶۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۵۷۶۲: ایک شخص نے آنحضرتؐ کے سامنے ہجرت کی خواہش کی اور اجازت مانگی۔ آپؐ نے فرمایا، "ہجرت تو بہت سخت چیز ہے۔ اگر تیرے پاس اونٹ ہے اور تُو اس کا صدقہ بھی ادا کرتا ہے تو دریا کے اس طرف رہ کر اپنا کام کیے جا۔ اللہ تیرے اعمال میں سے کچھ ضائع نہیں کرے گا"۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث۵۷۶۳: (حجۃ الوداع کے خطاب میں) نبی مکرمؐ نے ویلکم (تیرا برا ہو) یا ویحکم (تیری خرابی ہو) کہتے ہوئے فرمایا، میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کی گردن نہ مارنے لگو۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۵۷۶۴ تا ۵۷۶۸: لوگوں نے رسول معظمؐ سے دریافت کیا کہ قیامت کب ہو گی۔؟ آپؐ نے پوچھا کہ تم لوگوں نے اس کے لیے کیا سامان کر رکھا ہے؟ انھوں نے عرض کیا، سوائے اللہ اور

اس کے رسول سے محبت کرنے کے اور کچھ نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا، آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔ راویان: انس بن مالکؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوموسیٰؓ۔

حدیث ۵۷۶۹: آنحضرتؐ نے ابن صیاد سے پوچھا کہ "میں نے تیرے لیے اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے، تو بتا کہ وہ کیا ہو سکتی ہے؟" اس نے جواب دیا، "دھواں"۔ آپؐ نے برہمی سے فرمایا، دُور ہو جا۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۷۰)۔

حدیث ۵۷۷۰: (نبی کریمؐ، اصحابؓ کی معیت میں ابن صیاد سے ملنے نکلے۔ وہ بنی مغالہ کے ٹیلوں میں پایا گیا۔ اس سے حضورؐ نے چند سوالات کیے۔ اس کا ہر جواب ایسا تھا کہ سب ہی برہم تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا، مجھے اس کی اجازت دیجے کہ میں اس کی گردن قلم کردوں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے تو تم کو اسے قتل کرنے میں قدرت نہ ہوگی۔ اور اگر یہ نہیں ہے تو پھر اس کے قتل سے کوئی فائدہ بھی نہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۷۰۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۵۷۷۱: (قبیلہ عبدالقیس سے ان کی واپسی پر جنت میں داخل ہونے کے اہم نکات بتاتے ہوئے فرمایا، میں تمھیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں، ۱۔ اللہ پر ایمان لانا اور گواہی دینا کہ معبود سوائے خدا کے اور کوئی نہیں ۲۔ نماز قائم کرنا ۳۔ زکاۃ دینا ۴۔ مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا۔ اور تمھیں چار چیزوں کے استعمال سے روکتا ہوں۔ وہ ہیں: دُباء، حنتم، نقیر اور مزفت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۱۵۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۵۷۷۲، ۵۷۷۳: ارشادِ نبیؐ ہے کہ عہد شکنی کرنے والے کے لیے قیامت کے دن جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہوئی ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۵۷۷۴، ۵۷۷۵: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا ہے۔ بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس خراب ہو گیا ہے۔ راویان: حضرت عائشہؓ اور سہلؓ۔

حدیث ۵۷۷۶: رسول معظمؐ کا فرمانا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا، بنی آدم زمانے کو گالیاں دیتا ہے حالاں کہ زمانہ میں ہی ہوں، رات اور دن میرے ہی قبضہ میں ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۷۷۷، ۵۷۷۸: حضورؐ کا ارشاد ہے کہ زمانے کو خراب نہ کہو اس لیے کہ زمانہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ "انگور کو "کرم" نہ کہو اور فرمایا "کرم" (بمعنی سخی یا مہربان) تو مومن کا دل ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۷۷۹: میں نے سعدؓ کے سوا کسی کے لیے حضورؐ سے فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ "فداک ابی و امی"۔ اور میرا خیال ہے کہ شاید جنگ اُحد کے دن آپؐ نے یہ فرمایا۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۵۷۸۰: (خیبر کے جہاد سے واپسی پر آنحضرتؐ کے پیچھے حضرت صفیہؓ اونٹنی پر سوار تھیں۔ راستے میں اونٹنی کا پیر پھسلا تو وہ دونوں گر پڑے۔ ابو طلحہؓ اپنی سواری سے کودے اور پہلے دونوں کو سنبھالا پھر اونٹنی کو دیکھا۔ جب اونٹنی چلنے کے قابل ہوئی تو وہ دونوں پھر سے اونٹنی پر سوار ہوئے۔ پھر سب نے دوبارہ سفر جاری کیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۸۷۴، ۲۸۷۵۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۵۷۸۱تا۵۷۸۴: کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ ہم نے اس سے کہا کہ ہم تمھیں ابوالقاسم نہیں پکاریں گے۔ آنحضورؐ تک بات پہنچی تو آپؐ نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو ، میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھو۔ راویان: جابرؓ، ابوہریرہؓ۔

حدیث۵۷۸۵، ۵۷۸۶: میرے والد نبی مکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؐ نے نام پوچھا۔ عرض کیا، میرا نام حزن ہے۔ آپؐ نے فرمایا، تُو سَہل ہے۔ لیکن میرے والد نے کہا میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جسے میرے ماں باپ نے رکھا ہے۔ اس کے بعد سے ہمارے خاندان میں مستقل سختی ہی رہی۔ راوی: زہری ابن مسیبؓ۔

حدیث۵۷۸۷: ابی سیدؓ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اسے آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے اس کا نام پوچھا۔ بتایا گیا کہ فلاں ہے۔ تو حضورؐ نے فرمایا، "منذر" اس کا نام ہے۔ اس دن سے اس کا نام منذر ہو گیا۔ راوی: ابوحازم سہلؓ۔

حدیث۵۷۸۸: زینبؓ کا نام پہلے برہ تھا۔ رسول اکرمؐ نے نفس کی پاکیزگی کے پیش نظر ان کا نام زینب رکھ دیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۵۷۸۹: (حزن کا نام حضورؐ نے بدل کر سہل رکھا لیکن انھوں نے قبول نہ کیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر کی احادیث ۵۷۸۵، ۵۷۸۶۔ راوی: عبدالحمید بن جبیرؓ۔

حدیث۵۷۹۰: میں نے ابن ابی اوفیٰؓ سے پوچھا کہ کیا تم نے نبی مکرمؐ کے صاحبزادے ابراہیمؑ کو دیکھا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ وہ کمسنی ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ کہا، خدا کی اگر مرضی ہوتی کہ آنحضرتؐ کے بعد بھی کوئی نبی ہو تو وہ حیات رہتے۔ راوی: محمد بن بشر اسمٰعیلؓ۔

حدیث۵۷۹۱: جب ابراہیمؓ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ "جنت میں ان کی دودھ پلانے والی موجود ہے"۔ راوی: براءؓ۔

حدیث۵۷۹۲: ارشادِ نبیؐ ہے کہ "میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت (ابوالقاسم) نہ رکھو۔ میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں"۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث۵۷۹۳: آنحضرتؐ نے فرمایا، میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ اور ارشاد ہوا، جس نے مجھے خواب میں دیکھا گویا اس نے مجھ کو دیکھا، اس لیے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ بھی فرمایا کہ (اس بارے میں) جو بھی جھوٹ بولے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۱)۔

Sjdjui Publications

حدیث ۵۷۹۴: میرے ہاں پہلا لڑکا پیدا ہوا تو میں اس کی تحنیک کے لیے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے تحنیک فرمائی، دعا دی اور پھر اس کا نام ابراہیم رکھا۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۵۷۹۵: جس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیمؓ کا انتقال ہوا تو اس روز سورج گرہن ہوا۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۰۰)۔

حدیث ۵۷۹۶: (ایک نماز میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد حضورؐ نے قبیلہ مضر اور کچھ اور افراد کے لیے بد دعا فرمائی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۷۶۵۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۷۹۷: ایک بار رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا، " اے عائشہ! یہ جبرئیلؑ ہیں اور تمھیں سلام کہتے ہیں"۔ میں نے سلام کا جواب دیا اور عرض کیا کہ آپؐ تو وہ چیز دیکھتے ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۹۹۶)۔

حدیث ۵۷۹۸: ایک سفر میں آپؐ کا غلام انجشہ تیزی سے اونٹ بھگا رہا تھا جس پر ازواج بیٹھی تھیں۔ حضورؐ نے فرمایا، ان شیشوں کو سنبھال کر لے جا۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۷۴۶، اور ۵۷۵۸)۔

حدیث ۵۷۹۹: حضورؐ خلق میں سب سے بہتر تھے۔ میرے ایک بھائی سے فرماتے کہ "اے ابو عُمیر نُغیر کو کیا ہو گیا ہے"؟ آپؐ جب ہمارے گھر آتے تو ہمیں فرش صاف کرنے کا حکم فرماتے۔ پھر ہم جماعت سے نماز ادا کرتے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۷۲۶)۔

حدیث ۵۸۰۰: (ایک موقع پر نبی مکرمؐ نے حضرت علیؓ کا نام "ابو تراب" رکھا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۲۶۔ (اس حدیث میں ہے کہ) حضرت علیؓ اس نام سے پکارے جانے سے خوش ہوتے تھے۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۵۸۰۱، ۵۸۰۲: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برا نام اس شخص کا ہو گا جو اپنا نام "ملک الاملاک" رکھے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۵۸۰۳: (آنحضرتؐ سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لیے نکلے۔ راستے میں منافق عبداللہ بن ابی سے ملاقات ہو گئی جو اس وقت تک ظاہراً بھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ رسول مکرمؐ اپنی سواری سے اترے۔ قرآن کی کچھ آیات کی تلاوت فرمائی اور پھر انھیں دعوت اسلام دی۔ عبداللہ بن ابی، آنحضورؐ سے گستاخی سے پیش آنے لگا۔ حضورؐ سعدؓ کے گھر پہنچے تو سعدؓ نے بتایا کہ عبداللہ بن ابی کو ہم نے اپنا سردار چن لیا تھا لیکن اب آپؐ تشریف لے آئے ہیں، لہٰذا وہ آپؐ سے حسد کرتا ہے۔ پھر قرآن نے کہا کہ ان لوگوں سے جنھیں پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی اذیت ناک باتیں تو سننی پڑیں گی۔ اور دوسری آیت میں فرمایا کہ اب ان پر ظاہر ہو گیا ہے کہ آپ حق پر ہو، پس آپ ان سے عفو کرو): یہ مکرر اور طویل حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۲۲۸۔ راوی: عروہ بن زبیرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۵۸۰۴: رسول مکرمؐ سے دریافت کیا گیا کہ کیا ابو طالب کو بھی کچھ فائدہ ہوگا، جو آپؐ کی حفاظت کرتے تھے اور آپؐ کے لیے دوسروں پر غصہ ہو جاتے تھے۔؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، اسی سبب سے وہ جہنم میں کم گہرائی پر ہیں۔ ورنہ جہنم کے سب سے پست طبقے میں ہوتی۔ راوی: عباس بن مطلبؓ۔

حدیث ۵۸۰۵ تا ۵۸۰۷: ایک سفر میں آپؐ کا غلام انجشہ تیزی سے اونٹ بھگا رہا تھا جس پر ازواج بیٹھی تھیں۔ حضورؐ نے فرمایا، ان شیشوں کو سنبھال کرلے جا۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۷۴۶، اور ۵۷۵۸)۔

حدیث ۵۸۰۸: ایک رات مدینہ کے لوگ کسی آواز سے ڈر گئے۔ سب اس آواز کی حقیقت جاننے کے لیے نکل پڑے۔ آنحضرتؐ، گلے میں تلوار ڈالے آگے آگے چل رہے تھے۔ واپس ہوئے تو فرمایا، ہمیں کچھ نظر نہیں آیا۔ ابو طلحہؓ کا کہنا تھا کہ اس کے بعد سے میرا گھوڑا دریا کی طرح نہایت سبک رفتار ہو چلا تھا۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۴۵۲ اور حدیث ۵۶۳۵)۔

حدیث ۵۸۰۹: لوگوں نے کاہنوں کے تعلق سے آنحضرتؐ سے معلوم کیا۔ حضورؐ نے فرمایا، یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک بات خدا کی طرف سے ہوتی ہے اور شیطان اسے اچک لیتا ہے اور آگے بڑھا دیتا ہے۔ کاہن اس میں سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۹۸۹)۔

حدیث ۵۸۱۰: نبی مکرمؐ نے بیان فرمایا کہ مجھ پر وحی آنا بند ہو گئی تھی۔ ایک بار میں جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ پھر میں نے اس فرشتے کو دیکھا جو میرے پاس حرا میں آیا تھا۔ وہ آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۵۸۱۱: ایک رات میں حضرت میمونہؓ کے گھر میں رہا۔ اس رات کو حضورؐ ان کے پاس تھے۔ رات کے آخری تہائی حصے میں آپؐ اٹھے، آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیت پڑھی، إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ، (آل عمران: ۱۹۰)۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۵۸۱۲: (ابو موسیٰؓ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُس وقت حضورؐ بیر اریس کے چبوترے پر تشریف فرما تھے۔ ابو موسیٰؓ باہر دربان کی صورت دروازے پر بیٹھ گئے۔ اور پھر انھوں نے یکے بعد دیگرے آنے والے صحابہ کرامؓ کو آنحضور سے ملایا۔ اس موقع پر رسول معظمؐ نے حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو جنت کی بشارت دی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۴۲۰۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۵۸۱۳: ہم ایک جنازے میں شریک تھے۔ رسول مکرمؐ نے فرمایا ہر شخص کے لیے اس کی جگہ جنت یا جہنم لکھ دی گئی ہے۔ لوگوں نے کہا، کیوں نہ ہم اسی پر بھروسہ کرکے اپنے عمل چھوڑ دیں؟

آپؐ نے فرمایا ہر شخص کے لیے وہی چیز آسان کی گئی ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی، فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ۔ راوی: حضرت علیؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۷۷)۔

حدیث ۵۸۱۴، ۵۸۱۵: [یہ احادیث ایک سے زیادہ موضوعات پر مشتمل ہیں] ۱) حضورؐ نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا، سبحان اللہ! کیا کیا خزانے اور فتنے نازل کیے گئے ہیں۔ کوئی ہے جوان خواتین (بیویوں) کو جگا دے تا کہ وہ نماز پڑھ لیں۔ ۲) فرمایا، دنیا میں پہننے والیوں میں آخرت میں بہت سی ننگی ہوں گی۔ ۳) حضرت عمرؓ نے نبی مکرمؐ سے پوچھا کہ کیا آپؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، نہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا، اللہ اکبر۔ ۴) حضرتہ صفیہؓ رمضان کے آخری عشرے میں آنحضورؐ سے ملاقات کے لیے پہنچیں۔ آپؐ اعتکاف میں تھے۔ جب واپس جا رہی تھیں تو راستے میں دو انصاری گذرے جو رسول مکرمؐ سے ملنے جا رہے تھے۔ آنحضورؐ نے ان کو بتایا کہ یہ میرے زوجہ صفیہ بنت حی تھیں۔ اور پھر فرمایا، شیطان ابن آدم کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ مجھے خیال ہوا کہ وہ کہیں تم لوگوں کے دل میں وسوسہ نہ ڈال دے۔ راوی: حضرتہ امّ سلمہؓ۔

حدیث ۵۸۱۶: حضورؐ نے کنکر پھینک کر شکار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا، یہ نہ شکار مارتا ہے نہ دشمن کو تکلیف دے سکتا ہے، البتہ آنکھ اور دانت توڑ سکتا ہے۔ راوی: عبداللہ بن مغفل مزنیؓ۔

حدیث ۵۸۱۷: آنحضورؐ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپؐ نے ایک کو یرحمک اللہ کہا جب کہ دوسرے کو نہیں کہا۔ وجہ پوچھی تو فرمایا، ایک نے اللہ کی حمد کی تھی اور دوسرے نے نہیں کی تھی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۸۱۸: (رسول اکرمؐ نے سات باتوں کا حکم دیا ہے اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۸۲۵ اور حدیث ۵۲۵۹۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۵۸۱۹ تا ۵۸۲۲: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ اللہ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند۔ کسی کو چھنک آئے تو وہ الحمدللہ کہے اور سننے والا یرحمک اللہ کہے۔ جواباً کہے، یھدیکم اللہ ویصلح بالکم شانکم۔ اور جمائی آئے تو اسے روکے کیوں کہ شیطان اس پر ہنستا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔